سوال

(83) نومولود کے کان میں اذان کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیابچے کی پیدائش پردائیں کان میں اذان اوراذان میں الصلوة خیر من النوم پڑھنا اور بائیں کان میں اقامت پڑھنا ثابت ہے؟ مسنون طریقہ کیا ہے؟ (محمد صدیق سلفی، ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الصلوة خیر من النوم کا ثبوت میرے علم میں نہیں ہے، رہااذان اوراقامت کا کہنا تواسکی بنیادچند ضعیف روایات پر قائم ہے:

(الف) سن ابی داود(کتاب الادب باب فی المولودفیوذن فی اذنہ ح 5105) سنن الترمذی (کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود ح 1514) مسند احمد (ج6ص 391) السنن الکبریٰ للبیھقی (ج9 ص 305) مصنف عبدالرزاق (ج4ص 336وغیرہ) میں عاصم بن عبیداللہ عن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابی رافع کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی بن ابی طالب کے کان میں اذانِ نمازدی تھی۔ جب وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اسے امام ترمذی نے حسن صحیح کہا لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی عاصم بن عبیداللہ جمہور محدثین کے نزدیک حافظے کی خرابی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے تقریب التھذیب (3065) میں اسے "ضعیف" ہی لکھا ہے۔

(ب) مسند ابی یعلیٰ (ج12ص 150 ح 6780) عمل الیوم واللیلة لابن السنی (623) شعب الایمان للبیھقی (ج6ص 390 ح 8619) تاریخ ابن عساکر والامالی لابن بشران (بحوالہ السلسلة الضعیفہ للالبانی ج1ص 321، 329) وغیرہ کتابوں میں یحییٰ بن العلاء الرازی عن مروان بن سالم عن طلحہ بن عبیداللہ العقیلی عن الحسین (یا الحسن) بن علی کی سند سے مروی ہے کہ جس شخص کا بیٹا (یا بیٹی) پیدا ہو، وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے تو اسے بچوں کی بیماری نہیں لگے گی۔

یہ سند موضوع ہے۔ یحییٰ بن العلاء کذاب ہے، مروان بن سالم متروک مہتم ہے اور طلحہ بن عبیداللہ العقیلی مجہول ہے لہذا یہ روایت مردود ہے۔ اسے پہلی روایت کا شاہد بنانا غلط ہے۔

(ج) امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے شعب الایمان (ج6ص 390۔ 8620) میں محمد بن یونس (الکدیمی) عن الحسن بن عمرو بن سیف عن القاسم بن مطیب عن منصور بن صفیہ عن ابی معبد عن ابن عباس کی سند سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تھی۔

اس کی سند موضوع ہے۔ محمد بن یونس الکدیمی مشہور کذاب ہے۔

دیکھئے میزان الاعتدال وغیرہ نیز الحسن بن عمرو بن سیف بھی کذاب ومتروک ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الاذان۔صفحہ244

محدث فتویٰ